
ماہنامہ
حنا
جولائی 2019

هر گھر کیلئے

ماهنامه

حنا

جلد: 41 شمارہ: 7

جولائی: 2019

قیمت: 80 روپے



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامیات

حمد — لیاقت علی عاصم — 7

نعت — لیاقت علی عاصم — 7

پیارے نبیﷺ کی پیاری باتیں — کاشف گوریجہ — 8

انشاء نامہ

قصہ آب رواں کا — ابن انشاء — 10

سلسلے وار ناول

دل گزیدہ — ام امریم — 12

اسیر عشق — سدرۃ المنتہیٰ — 156

ناولٹ

سُرخ گلابوں کا موسم — ثمینہ طاہر بٹ — 96

اُداس کر کے حیات — فاطمہ خان — 130

مکمل ناول

برساعت عید — شفق افتخار — 34

دل دیاں گلاں — ریحانہ آفتاب — 68

سراب محبت — شگفتہ شاہ — 172

افسانے

محبت رنگ تم سے — مریم ماہ منیر — 119

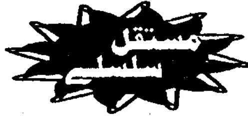
تبدیلی کا سفر — غزالہ جلیل راؤ — 201

میرے رشک قمر — صائمہ اصغر — 209

پھیلاؤ — سیما بنت عاصم — 215

تقدیر کا سویرا — سویرا فلک — 221





حاصل مطالعہ — تحریم محمود — 225
حنا کی محفل — عین غین — 229
بیاض — تسنیم طاہر — 230
حنا کا دستر خوان — افراح طارق — 234
رنگ حنا — بلقیس بھٹی — 232
میری ڈائری سے — صائمہ محمو — 227
کس قیامت کے یہ نامے — فوزیہ شفیق — 239

سردار طاہر محمود نے نواز پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ حنا 205 سرکلر روڈ لاہور سے شائع کیا۔
خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ، **ماھنامه حنا** پہلی منزل محمد علی امین میڈیسن مارکیٹ 207 سرکلر روڈ
اردو بازار لاہور فون: 042-37321690 , 042-37310797 ای میل ایڈریس،
monthlyhina@hotmail.com, monthlyhina@yahoo.com



قارئین کرام! جولائی 2019ء کا شمارہ پیش خدمت ہے۔

انسان کی زندگی اُتار چڑھاؤ، نشیب و فراز، عروج و زوال، بلندی و پستی سے عبارت ہے، قوموں کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو بھی یہ حقیقت سامنے آتی ہے، تاریخ عالم میں کتنی قومیں ابھریں اور اس طرح نیست و نابود ہوئیں کہ آج ان کا نام و نشان نہیں ملتا، فرد ہو یا کوئی قوم، جب تک فطرت کے اصولوں کے مطابق، خالق کائنات کے احکام کی پیروی کرتی رہتی ہے، تو اللہ کی مدد شامل حال رہتی ہے اور جب اس راستے سے انحراف کرتی ہے تو زوال کا آغاز ہو جاتا ہے، جب جب قوم نے اللہ کے متعین راستے سے انحراف کیا یہی انجام سامنے آیا۔

قوموں کی زندگی میں بارہا ایسے کٹھن مراحل آتے ہیں جب کسی ایک راستے کا انتخاب کرنا پڑتا ہے، وہ راستے جو بظاہر محفوظ، پرکشش اور پرتعیش نظر آتے ہیں، اکثر خطرناک انجام سے دوچار کر دیتے ہیں، عزت و وقار اور آزادی داؤ پر لگ جاتی ہے، بظاہر پرکشش نظر آنے والا راستہ غلامی اور محکومی کی پستیوں میں اتار دیتا ہے۔

اپنی آزادی، عزت اور وقار قائم رکھنے کے لئے ہمیں کچھ سختیاں برداشت کرنا ہوں گی، کچھ وقت صبر سے گزارنا ہوگا، ہوش مندی اور سنجیدگی سے کام لینا ہوگا، کسی بھی قوم کی ترقی کے لئے استحکام بنیادی شرط ہے، جوشیلے، جذباتی نعروں سے مسائل حل نہیں ہوتے، اس کے لئے ہمیں ایک سنجیدہ لائحہ عمل بنانا ہوگا، بہت سے فیصلے سوچ سمجھ کر کرنا ہوں گے اور پھر ان پر مستقل مزاجی سے عمل کرنا ہوگا، کوئی شک نہیں کہ ہر اندھیرے کی کوک سے سویرا جنم لیتا ہے، آنے والا وقت انشاء اللہ آج سے بہتر نہیں بہترین ہوگا۔

اس شمارے میں:۔ شفق افتخار، ریحانہ آفتاب اور شگفتہ شاہ کے مکمل ناول، ثمینہ طاہر بٹ اور فاطمہ خان کے ناولٹ، مریم ماہ منیر، صائمہ اصغر، سیما بنت عاصم اور سویرا فلک کے افسانے، اُم مریم اور سدرۃ المنتہیٰ کے سلسلے وار ناولوں کے علاوہ حنا کے سبھی مستقل سلسلے شامل ہیں۔

آپ کی آرا کا منتظر
سردار طاہر محمود





حلقہ مہر میں بھی پردہ مہتاب میں بھی
کیا عجب حسن ہے جو گم ہے میرے خواب میں بھی

جب سفینہ کوئی ہوتا ہے رواں اس کی طرف
لہر اٹھتی ہے اچانک مرے اعصاب میں بھی

وہ کہ رکھتا ہی نہیں کوئی خدوخال اپنے
میں نے اوروں میں دیکھا اسے احباب میں بھی

میں خریدار ہوا بھی تو بھلا کس کا ہوا
وہ جو ارزاں میں بھی موجود ہے نایاب میں بھی

رنگ افسردہ کشکول بھی وہ دست بدست
طوق در طوق دمکتا ہے زرناب میں بھی

سننے والوں نے سنا ہے اسے عاصم اکثر
شور منبر میں بھی خاموشی محراب میں بھی

لیاقت علی عاصم





نام در نام مٹی جاتی ہے امت مددے
اے قریشی لقب و ہاشمی نسبت مددے

دھوپ ہے اور بہت بے سرو سامانی ہے
آیہ حق مدد دے ، سایہ رحمت مددے

آسمانوں سے مسلسل یہ بلاؤں کا نزول
کوئی نیکی مددے ، کوئی عبادت مددے

چشم و مژگاں بھی دھواں سینہ و دل بھی تاریک
مطلع نور خدا ، مہر نبوت مددے

اپنے ہی رنگ سے بے عکس ہے چہروں کا ہجوم
مرجع خوش نظراں آئینہ صورت مددے

اب کوئی غیر نہیں اپنے مقابل ہم ہیں
اے صف آرائے احد حسن قیادت مددے

آپؐ کا درس مواخات مٹا جاتا ہے
حامی رسم سفر صاحب ہجرت مددے

لیاقت علی عاصم

پیارے نبی ﷺ کی پیاری باتیں

ادارہ

دائرہ حقوق اللہ اور حقوق العباد

حقوق اللہ اور حقوق العباد کوئی ایک دوسرے سے کٹے ہوئے یا علیحدہ نہیں ہیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ مربوط اور پیوست ہیں، ایک کی ادائیگی سے دوسرے کی بھی ادائیگی ہو جاتی ہے، حقوق العباد کی ادائیگی کا عمل چونکہ اللہ کی طرف سے ہے، لہٰذا اس کی ادائیگی سے اللہ کے حکم کی ادائیگی ہوگی اور اس طرح حقوق اللہ کے زمرے میں آئے گی اور یہ عبادت شمار ہوتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

''راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بھی نیکی ہے۔''

راستہ میں پڑا پتھر چونکہ مخلوق خدا کو تکلیف دیتا ہے، اس لئے اس کے ہٹانے کو بھی حقوق اللہ کی ادائیگی سے متصور کر کے نیکی مانا جائے گا۔

حقوق اللہ میں مندرجہ ذیل اہم پہلوؤں پر ایمان لانا ضروری ہے۔

۱۔ توحید باری تعالیٰ

۲۔ قیام صلوٰۃ یا عبادت

۳۔ ادائیگی زکوٰۃ

۴۔ اہتمام صیام

۵۔ ادائیگی مناسک حج

۶۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر یا جہاد

اللہ تعالیٰ نے اپنی ترتیب میں حقوق العباد کو اپنے حقوق کی نسبت زیادہ اہمیت دی ہے، عام لوگوں میں غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ حقوق اللہ کو حقوق العباد پر برتری حاصل ہے اس لئے وہ نماز، روزہ کا کچھ اہتمام کر لیتے ہیں، لیکن حقوق العباد کی نگہداشت نہیں کرتے جس کے نتیجہ میں عدل واحسان کا فقدان ہو جاتا ہے اور معاشرہ نفاق، انتشار، عدم اطمینان اور تذبذب کا شکار ہو جاتا ہے، حقوق اللہ میں کوتاہی تو شاید اللہ تعالیٰ کی رحیمی وکریمی کے طفیل عفو ودرگزر کی وجہ سے معاف ہو جائے لیکن حقوق العباد یعنی حقوق انسانی کے سلسلے میں کیے جانے والے گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی کی کوئی امید نہیں ہے کیونکہ بندے کا گناہ تو بندہ ہی معاف کر سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی حوالے سے فرمایا۔

''کیا جانتے ہو مفلس کون ہوتا ہے؟''

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔

''جس کے پاس درہم ودینار نہ ہوں۔''

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''نہیں! مفلس وہ ہے جو آخرت میں اس حال میں ہو جائے گا کہ اس کے پاس نماز بھی ہوگی، روزہ بھی ہوگا، زکوٰۃ بھی ادا کی ہوگی اور حج بھی کر لیا ہوگا مگر وہ گناہ جو لوگوں کو گالیاں دے کر، غیبت کر کے یا کسی فرد کا حق مار کر مفاد اٹھایا ہوگا، وہ اسے کیسے جنت میں جانے دے گا، جن کا حق مارا ہوگا وہ اس کی نیکیاں لے کر جائیں گے اور اگر نیکیاں نہیں بچی ہوں گی تو اس پر لوگوں کے گناہ ڈال دیئے جائیں گے اور وہ جہنم کا ایندھن بنے گا۔'' اسی وجہ سے محسن انسانیت خیر



اُم مریم

اُنچاسویں قسط کا خلاصہ

کیتھرائن سلیمان کو پانے کی خاطر اسلام قبول کر لیتی ہے، اس کی ماں کو سلیمان پسند نہیں، باپ کی وجہ سے کیتھرائن گھر چھوڑ کر سلیمان کے پاس آتی ہے مگر سلیمان بھی ایسے اسے قبول نہیں کرتا۔

سلیمان کی ریجکشن کیتھرائن کی طبع ناسازی کی وجہ بنتی ہے یہیں جان سمراٹ کیتھی کے سامنے ہتھیار ڈال کر سلیمان کو خود شادی کا پیغام بھیجتے ہیں۔

سلیمان شادی کو مشروط کرتا ہے، کیتھی ساری شرطیں مان جاتی ہے۔

خولہ کو سلیمان کی مصروفیات سے چڑ ہے۔

سلیمان اس کی فرمائش پوری کرنے سے قاصر، اختلاف بڑھتا ہے، خولہ کی شرط، سلیمان کو کسی طور منظور نہیں۔

اک طرف ضد ہے دوسری جانب اصول۔

نتیجتاً فیصلہ سامنے آ کر ان مٹ دراڑ ڈال جاتا ہے۔

اب آپ آگے پڑھیئے

پچاسویں قسط



برساعتِ عیدِ محبت

شفق افتخار



دوسری اور آخری قسط

اسی لمحے ان کا فیصلہ اور لہجہ دونوں ہی اٹل تھے، وہ کبھی بھی ضدی اور سخت باپ نہیں رہے تھے، مگر اس موقع پہ جانے کیسے اتنے سنگدل بن گئے تھے کہ کوئی بھی ان کے سامنے بول نہیں پا رہا تھا، چند لمحوں بعد ہی ان دونوں کا نکاح ہو چکا تھا، وہ اس مقدس بندھن میں بندھ چکے تھے کہ جس میں بندھنے کا ان دونوں نے خواب دیکھا تھا، مگر اس طرح اور ان حالات میں کہ دل و دماغ دونوں ہی اس چیز کو قبول ہی نہیں کر پا رہے تھے، اس کا ان دونوں نے تصور بھی نہیں کیا تھا، مگر تقدیر کے لکھے کو بھلا کون مٹا سکا ہے، نکاح نامے پہ دستخط کرتے ہوئے وہ دونوں ہی خود کو مجرم تصور کر رہے تھے۔

☆☆☆

''یا اللہ یہ لڑکا کہاں رہ گیا ہے، شام سے نکلا ہوا ہے اور اب رات کے دس بج رہے ہیں، یا اللہ رحم کرنا میرے بچے کی حفاظت کرنا میرے مالک، وہ خیریت سے ہو۔''

ارحان کے انتظار میں ٹہل ٹہل کر ان کی ٹانگیں شل ہو گئیں تھیں، آج آیت کے نکاح کا دن تھا، مرتضٰی احمد نے خاص طور پر ارحان کے نام دعوت نامہ بھجوایا تھا، مگر ان دونوں نے ہی بنا دیکھے ہی وہ دعوت نامہ رکھ دیا تھا، جو ابھی تک وہیں سینٹرل ٹیبل پہ پڑا تھا آج کا دن اس کے لئے بہت تکلیف دہ تھا، وہ جانتی تھیں، وہ صبح سے ہی بہت خاموش خاموش سا تھا، آفس سے بھی جلدی آ گیا تھا اور پھر دوبارہ سے باہر نکل گیا تھا اور تب سے اب تک اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں تھا، اس کا فون بھی بند آ رہا تھا، وہ کب سے اس کے انتظار میں کھڑی تھیں، وہ ہاتھ میں تسبیح تھامے شل ہوتی ٹانگوں کے ساتھ ابھی صوفے پہ بیٹھیں ہی تھیں کہ تبھی اطلاعی گھنٹی بجی تھی، وہ فوراً ہی تیز

مکمل ناول



دل دے نال گلاں

ریحانہ آفتاب



''حجازی عمر! اللہ کرے تم فیل ہو جاؤ، اس بار تو تمہاری سپلی ضرور آئے تب ہی میرے دل کو ٹھنڈ پڑے گی۔''

پین کی نب پیپر پہ بری طرح پیوست کر کے اس نے پین پیپر پہ ہی چھوڑ دیا، رائٹنگ ٹیبل پہ بیٹھی وہ مسلسل لکھنے میں مصروف تھی، اسائنمنٹ تھا کہ شیطان کی آنت ختم ہونے میں ہی نہیں آ رہا تھا، نیند بھی زوروں کی آ رہی تھی وہ کچھ سست سی ہو رہی تھی، تب ہی نائلہ آ گئی تھیں، دودھ کا گلاس اس کی میز پہ رکھ کر پیپرز میں اچھے نمبر لانے پہ سیر حاصل لیکچر دے کر آخر میں حجازی عمر کا حوالہ دینا نا بھولیں جو ان کی دانست میں چوبیس میں سے تیس گھنٹے پڑھتا ہی رہتا تھا۔

''ہونہہ انسان ہے یا مشین، نا اسے بھوک پیاس لگتی ہے اور نا نیند آتی ہے۔'' وہ جل کے رہ گئی اور ایک مرہا تھی جو عام راتوں میں نیند نا آنے کا گلہ کرتی رہتی تھی لیکن پیپرز کے دنوں میں جانے کون سی نیند کی گولی کا سفوف کتابوں میں پڑ جاتا تھا کہ کتاب کھولتے ہی اسے نیند کے جھونکے آنے لگتے تھے، نائلہ کے آنے سے پہلے یہ ہی معاملات چل رہے تھے کہ وہ بس بستر پہ گرنے ہی والی تھی لیکن نائلہ کی تقریر پہ اس نے بمشکل جمائیاں روک کر خود کو پڑھنے پہ راضی کیا، لیکن جمائیاں تھیں کہ پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھیں۔

جانے اس نے کیا غلطی کی تھی جو اس کے خاندان میں حجازی عمر جیسا ارسطو، افلاطون پیدا ہو گیا تھا، وہ اتنا کتابی کیڑا تھا کہ میٹرک سے بی بی اے تک اس نے فرسٹ پوزیشن نہیں چھوڑی تھی، خاندان بھر کا ذہین و فطین قابل بندہ جس کی مثال خاندان بھر میں ہر کوئی اٹھتے بیٹھتے اپنے بچوں کو دیتا تھا، ان دنوں اس کے ایم بی اے کے پیپرز ہونے والے تھے اور وہ کتابی کیڑا ایگزام

مکمل ناول



سرخ گلابوں کا موسم

ثمینہ طاہر بٹ

''دادو! کیا ہوا آپ کو، آپ رو کیوں رہی ہیں، سچی دادو مجھے اتنی زور کی نہیں لگی امی کی جوتی، آپ پریشان مت ہوں مت روئیں ناں، پلیز دادو۔'' انہیں اس طرح روتے ہوئے دیکھنا کسی کے بس کی بات نہیں تھی، وہ تو بڑے حوصلے والی خاتون تھیں، بڑی ہی بڑی مشکل کو بھی اللہ کی رضا کہہ جان کر دل سے مان لینے والی، اس طرح کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو تو وہ بھی کچھ سمجھتی ہی نہیں تھیں، پھر کیسے ممکن تھا کہ انہیں اس طرح سے روتے دیکھ کر وہ سب پریشان نہ ہو جاتیں۔

''اسی لئے تمہیں منع کر رہی تھی میں، تمہیں اندازہ بھی نہیں نویرہ کہ تم نے اپنی شرارت میں بی جان کے دل کو کس بری دکھایا ہے۔'' رائمہ نے افسردگی سے کہا تو سب اپنے اپنے کام چھوڑ کر

ناولٹ

تیزی سے بی جان کی طرف بڑھی تھیں۔

''آئم سوری دادو، میری وجہ سے آپ کو کوئی دلی صدمہ پہنچا ہے تو میں آپ سے معافی چاہتی ہوں، لیکن بخدا میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا تو نہیں تھا، پلیز دادو مجھے معاف کر دیں۔'' وہ ان کے گلے سے لپٹی جا رہی تھی اور قریب تھا کہ خود بھی رونے لگتی کہ بی جان نے اسے سینے سے لگا لیا۔

''نویرہ......نویرہ میری بچیو، تم مجھے چھوڑ کر کبھی بھی کہیں بھی جانے کی بات مت کرنا، میں تو پہلے ہی ایک بیٹی کا صدمہ دل میں چھپائے جانے کیسے زندہ ہوں، اب تم دونوں میں سے کسی کو بھی کھونے کا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں۔'' ایک طرف اسے اور دوسری طرف بریرہ کو ساتھ لگائے بی جان روتی جا رہی تھیں۔

''ہم کہیں نہیں جا رہے دادو، آپ کے پاس ہی ہیں اور ہمیشہ آپ کے پاس ہی رہیں گے، یقین کریں ہمارا، ہمیں تو خود آپ سے دور ہونا نا



حصہ دوئم



محبت رنگ سے

مریم ماہ منیر



اداس کر کے حیات

فاطمہ خان

عزیز لوگو کہاں گئے ہو
اداس کر کے حیات میری
کہاں سے ڈھونڈوں؟
وہ میٹھی باتیں
وہ دھیمے لہجے
وہ کھنکتی ہنسی تمہاری
وہ محبتوں بھرا غصہ تمہارا
تمام اپنوں کی ضرورتوں کا خیال رکھنا
ملال رکھنا
تمہاری یادیں دل شکستہ کو ناتواں سے ناتواں تر کر
رہی ہیں
عزیز لوگو، کبھی تو خواب میں آؤ
تم حقیقتوں کا روپ لے کر
جسم و روح میں بھی گلاب رت ہو
عزیز لوگو، کہاں گئے ہو

رات کا پچھلا پہر تھا، پوری بستی تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی، تمام رضا کار کن اندر خیموں میں سو رہے تھے، ایسے میں ایک رضا کار کیمپ سے باہر تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد دعا میں مشغول تھا، ایک بازو پٹیوں سے جکڑا ہوا تھا، جبکہ دوسرا

ناولٹ



بازو اوپر اٹھائے وہ دونوں آنکھیں بند کر کے بے آواز رو رہا تھا۔

میرا درد ہے بے زبان
مجھے درد کی دوا دے
میرا عشق ہے بے انتہا
مجھے عشق کی انتہا دے
میرے ارمان ہیں بے حساب
میری حسرتیں بے شمار ہیں
میری حسرتوں کا شمار کر
میرے ارمان کا حساب دے
میری روح کی یہ بے چینی؟
میرے دل کی یہ بے قراری


Saba



سدرۃ المنتہیٰ

چوتھی قسط کا خلاصہ

سارنگ حسین مشہور چتر کار، حسین لاھوتی کا بیٹا ہے جو پچھلے دس سالوں سے گم ہے اور ایک فرار مجرم کی حیثیت سے یاد کیا جاتا ہے، سارنگ کسی حادثے میں ٹانگ کی چوٹ کے سبب محتاجی کی زندگی بسر کر رہا ہے، سارنگ کے ساتھ ماں مہراب خاتون اور بہن سندس کے علاوہ پھپھی سکھاں رہتی ہے۔

سکھاں نے حسین لاھوتی کے بارے میں خواب دیکھا ہے کہ وہ قید میں زندہ ہے اور اس پر طرح طرح کی سختیاں ہوتی ہیں، سارنگ جائے نماز پر باپ کی موت کی دعا مانگتا ہے۔

حبیب کی تیاری مکمل ہے وہ پربھات کو کچھ سمجھانا چاہتے ہیں، جانے سے پہلے، وہ ملول ہیں اور پربھات فکرمند سلمیت مہائی اپنی بیٹی کی بے چینیاں دیکھ کر خدشے میں گھر جاتی ہے۔

اب آپ آگے پڑھیئے

پانچویں قسط





سراب محبت

شگفتہ شاہ



زندگی اسے ایسے موڑ پر لے آئے گی یہ تو اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا، کبھی ایسا چاہا جائے گا، اس نے تو کبھی ایسا تصور بھی نہیں کیا تھا، ایسا کبھی بھی نہ ہوتا اگر فراز اسے مایوسیوں کے اندھیروں میں بھٹکنے کے لئے نہ چھوڑ جاتا۔

فراز جو اس کی محبت تھا جسے اس نے دل کی گہرائیوں سے چاہا تھا اور فراز کا بھی یہی دعویٰ تھا کہ وہ اس سے دیوانگی کی حد تک عشق کرتا تھا، مگر وہ اکثر یہ سوچا کرتی تھی کہ یہ کیسا عشق تھا، جو فراز کو اس کو اپنانے کے لئے اب تک مجبور نہیں کر سکا تھا، اسے تو صرف اپنا کرئیر بنانے کی فکر تھی، وہ بہت دولت کمانا چاہتا تھا، جبکہ علیشہ کا خیال تھا کہ انہیں اب شادی کے مضبوط بندھن میں بندھ جانا چاہیے تھا کیونکہ اس کے پاس اچھی جاب تھی اور اس کی آمدنی سے وہ لوگ اگر بہترین نہیں تو بہتر زندگی ضرور گزار سکتے تھے، مگر اس معاملے میں فراز کے خیالات برعکس تھے، پھر وہ بہت ضدی بھی تھا، وہی کرتا تھا جو چاہتا تھا اور اس کی چاہت میں ڈوبی وہ سادہ سی لڑکی اس کی ضد کے آگے کچھ کر نہ پائی تھی، فراز Self centred تھا اس لئے اسے علیشہ کے جذبات کا احساس نہ تھا، ایسا بھی نہیں تھا کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا، مگر فیصلے وہ خود کرتا تھا، وہ زندگی کی آسائشوں کو بہت اہمیت دیتا تھا اور بہت پیسہ کمانا چاہتا تھا۔

علیشہ کو فراز سے دوسری شکایت یہ بھی تھی کہ اگر وہ اس سے ناراض ہو جاتی تو وہ کبھی بھی اسے مناتا نہیں تھا جبکہ وہ اس کی ناراضگی کو برداشت نہ کر پاتی تھی، وہ اسے مناتی تھی کیونکہ وہ اس کی دوری سہہ نہیں سکتی تھی، بس اسی طرح چلتے چلتے وہ اسٹوڈنٹ لائف سے نکل کر عملی زندگی میں قدم رکھنے چلے تھے اور سالوں سے

مکمل ناول



تبدیلی کا سفر

غزالہ جلیل راؤ



حسب معمول شام کو اس نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے جھانک کر دیکھا، نوکر بھاگ بھاگ کر کام میں مصروف تھے، یہ دن عام دنوں سے مختلف تھا، ایک افراتفری کا عالم تھا۔

''لگتا ہے کوئی خاص بات ہونے والی ہے جو نوکروں کی پریڈ ہو رہی ہے۔'' وہ سوچتی ہوئی کمرے سے باہر آ گئی، اماں سب کو ہدایات دیتی ہوئیں کمرے کی طرف بڑھ گئی تھیں اور بھابھی ان کے پیچھے، وہ برآمدے میں کھڑی سب دیکھ رہی تھی، پھر وہ ارسلان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی لیکن ارسلان کو کمرے میں نہ پا کر وہ بھی اماں کے پیچھے کمرے میں چلی آئی، وہ بھابھی کو ہدایات دیتی ہوئی اسے دیکھ کر بولیں۔

''کل شام کو ذرا ڈھنگ سے تیار ہو جانا، کلثوم آ رہی ہے انگوٹھی پہنانے۔''

''ناممکن اماں، میں نے پہلے بھی کہا تھا آپ سے اور اب پھر کہہ رہی ہوں، نامراد جانا پڑے گا انہیں اور اس توہین کی ذمہ داری آپ پر ہوگی میں سرِمحفل انکار دوں گی۔'' اماں نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا پھر دانت پیستے ہوئے کہا۔

''تمہاری یہ جرأت، یہ مجال نہیں اور نہ ہی میں تمہیں اس کی اجازت دوں گی۔'' وہ لاپرواہی سے انہیں دیکھتی رہی، اماں اس چھٹانک بھر کی لڑکی کے سامنے خود کو بے بس محسوس کرنے لگی تھیں، لیکن اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے خود سے بھی ڈرتی تھیں۔

''چاہتی کیا ہو آخر تم؟''

''اپنے حق کا استعمال اور نام نہاد روایتوں سے آزادی۔''

''تو کیا وہاں تم اپنے حق کا استعمال نہیں کر سکو گی، آزادی سے نہیں رہ سکو گی؟ کیا نہیں ہے اس گھر میں، کس چیز کی کمی ہے؟''

''شادیاں انسانوں سے ہوا کرتی ہیں، زمینوں، جاگیروں اور مکانوں سے نہیں، آپ شادی نہیں بولی لگا رہی ہیں، میری اور اپنی مرضی کا سودا طے کر رہی ہیں، وہ لوگ پانچ مربع کے عوض مجھے خرید لیں، یہ ناممکن ہے، میں بالغ ہوں، باشعور ہوں اور مجھے اس بات کا حق حاصل ہے کہ میں اپنی زندگی کا فیصلہ خود کروں اور اس کی توثیق آپ اور بھائی جان کریں گے۔''

''تمہارے اس خواب کی تعبیر ہماری زندگی میں ممکن نہیں، اپنے دماغ سے یہ خناس نکال دو، اس گھر میں، اس خاندان میں کبھی کسی لڑکی کی مرضی نہیں چلتی اور لڑکوں کے ساتھ پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ تم وہاں سے اپنے لئے لڑکا بھی ڈھونڈ لاؤ۔''

''لڑکا...... بہت خوب......'' وہ استہزائیہ ہنسی، مگر جواب نہیں دیا۔

''پہلے اس خاندان کے بزرگوں کو یہ ہوس تھی اب آپ اور بھائی کو اپنی زمین کی حدیں بڑھانے، اپنے خوابوں کے محل تعمیر کرنے کی ہوس ہے، آپ زندہ انسانوں کی لاشوں کے انبار سے اپنی آرزوئیں، اپنی خوشیوں کی عمارتوں کی بنیادیں بھرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے اور یہ ہی آپ میرے ساتھ کرنا چاہتے ہیں، میری قیمت وصول کرنا چاہتے ہیں، مگر میں آپ لوگوں کی ہوس کی بھینٹ نہیں چڑھوں گی، میں کوئی بے زبان جانور یا مٹی کا بت نہیں کہ آپ کی خواہش کے لئے سولی پر چڑھ جاؤں۔''

''اپنی زبان کو بند رکھو، بہت زبان چل گئی ہے، اس گز بھر کی زبان کاٹ ڈالوں گی۔''

''زبان کاٹنے سے کیا ہوگا اماں...... فیصلے تو دل کرتے ہیں، دلوں کے ہوا کرتے ہیں، زبان

میرے رشکِ قمر

صائمہ اصغر



رات کافی بیت چکی تھی لیکن عنایہ کی اسائنمنٹ ابھی باقی تھی، اس نے گھڑی پہ ٹائم دیکھا رات کے دو بج رہے تھے، اسے جمائیاں آ رہی تھیں، باقی کا کام کل پر چھوڑتے ہوئے اس نے کتابیں بند کر دیں اور سونے کے لئے لیٹ گئی، صبح اس کی آنکھ انیقہ آپی کی پیاری پیاری ننھی کلیوں کی چہکار سے کھلی، وہ تینوں ہی بہت خوبصورت تھیں، ان سب میں ایک ایک سال کا فرق تھا، انیقہ آپی کل ہی پہنچی تھیں، ان کا ارادہ پندرہ دن رہنے کا تھا۔

ناشتہ کرنے کے بعد اس نے ننھی رامین کو پیار کرتے ہوئے پرس اٹھایا اور بیگ اٹھا کر باہر کی جانب لپکی اس کے یونیورسٹی پوائنٹ کا ٹائم ہو رہا تھا، اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا، پوائنٹ آ گیا تھا اور وہ اس میں سوار ہو گئی۔

وہ اپنے آپ میں رہنے والی لڑکی تھی اس کا پڑھائی میں دھیان زیادہ اور حالات حاضرہ پہ کم تھا، ذہانت اسے ورثے میں ملی تھی، ان کا پانچ دوستوں کا گروپ تھا اور سبھی پڑھنے والے اور کام کرنے والے سٹوڈنٹس تھے، ایسا نہیں تھا کہ کوئی بھی ٹائم پہ اپنی اسائنمنٹ مکمل نہ کر پایا ہو، عنایہ انگیجڈ تھی، دور پرے کے رشتہ داروں میں ہوا تھا اس کا رشتہ، اسے اندازہ بھی نہ ہوا کہ کب کاتب تقدیر نے اس رشتے کو ختم کرنا لکھ لیا تھا، پھر اس فیصلے پر عمل درآمد بھی ہو گیا تھا، وہ لوگ بے حد لالچی نکلے تھے اور پھر اک شام یہ رشتہ ختم ہو گیا تھا۔

☆☆☆

''السلام علیکم!'' اسید کی آواز پہ سب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا، مگر عنایہ اپنے نوٹس کی جانب مگن تھی۔

''کیسی ہیں مس عنایہ؟'' وہ بے حد ڈیشنگ پرسنالٹی کا مالک تھا۔

''اللہ کا شکر، آپ کیسے ہیں۔'' عنایہ کا انداز ہمیشہ کی طرح لیا دیا تھا۔

''میرا حال؟ میرا حال تو آپ کی نظر کرم کا محتاج ہے عنایہ! بتائیں کیسا چاہتی ہیں؟'' اس کا حال تو پہلے سمسٹر میں ہی اس پر عیاں ہو گیا تھا اس وقت وہ انگیجڈ تھی اور وہ اسے واشگاف الفاظ میں بتا چکی تھی، لیکن وہ اسید رضا کو محبت کرنے سے روک نہیں پائی تھی، اس کی ہر وقت والہانہ محبت لٹاتی نگاہیں عنایہ کو بے چین رکھتیں، جب وہ جانتا تھا کہ وہ انگیجڈ ہے تو پھر اس سب کا کیا فائدہ۔

لیکن اب اس کی منگنی ٹوٹ چکی تھی، اب اسید کو وہ اپنی دسترس میں محسوس ہوتی تھی لیکن عنایہ کا انداز سخن ہنوز وہی تھا، وجہ یہ تھی کہ وہ ہر چیز کو قسمت پہ چھوڑ دیا کرتی تھی کہ جو ملنا ہو گا مل جائے گا ورنہ نہیں، لیکن اسید تو اسے اپنے ہاتھوں کی لکیروں میں لکھ لینا چاہتا تھا۔

اسید کی ذومعنی بات پر عنایہ نے گھبرا کر اپنے باقی گروپ ممبرز کو دیکھا لیکن ان کو وہاں سے غائب پایا وہ حیران رہ گئی ابھی تو سب ادھر ہی تھے، اب اسے کیا پتہ وہ اسید کو موقع فراہم کر رہے تھے کہ وہ اس پتھر کو جونک لگا دے وہ بھی اپنی محبت کی، وہ لوگ جب بھی اسید کو عنایہ کے پاس بیٹھتے ہوئے دیکھتے تو وہاں سے نو دو گیارہ ہو جاتے جس پر اسید ان کا خاصا مشکور تھا کہ وہ اس کا ساتھ دے رہے تھے، پھر بعد میں پوچھتے کی بات بنی یا نہیں؟

''یہ میری بات کا جواب نہیں ہے، عنایہ؟''

اس کتابیں سمیٹتا دیکھ وہ جلدی سے بولا، اس کی اس عجلت میں بھی محبت نظر آ رہی تھی، یہی نہیں وہ جب بھی اس سے بات کرتا اس کا حرف حرف ''غرق محبت'' ہوا کرتا تھا جسے عنایہ صاف

پھیلاؤ

سیما بنت عاصم



ڈھلتی شام کا وقت تھا، ادھ کھلا دروازہ کچھ اور وا ہوا، میلے کپڑوں کا اک گٹھڑ اندر آیا اور اس کے پیچھے، کندھے سے بیگ لٹکائے چہرے پر دن بھر کی تھکن لئے صبا، اس گٹھڑ پر نظر پڑتے ہی صحن کے تخت پر تسبیح پھیرتی، ممتاز کے تلووں سے لگی سر پر بجھی۔

"آ گئی سر پر محلے کا گٹھڑ لاد کے، یہ ضرور اسی سامنے والی بڑھیا کا گٹھڑ ہے، گھنٹہ بھر سے گلی میں تیرے لئے ہی جھانکیاں مار رہی تھی، تیری شکل پر نظر پڑتے ہی لاد دیا ہوگا من بھر میلے کپڑوں کا انبار اور تو بھی اٹھا لائی، جیسے زمانے بھر کی ناکارہ فارغ تو ہی تو ہے۔" ممتاز کی نان اسٹاپ ملامت جانے کہاں تک چلتی کہ صبا ان کے قریب آ بیٹھی۔

"اوہو امی، کل چار جوڑے آپ کو من بھر نظر آئے ہیں، ان بے چاری کا اور ہے ہی کون؟ اک اکیلی بڑھیا نہ کوئی بہو ہے نا بیٹی، اب یہ ان کے کرنے کی عمر ہے کیا؟ محلہ داری، انسانیت بھی کسی چڑیا کا نام ہے کہ نہیں؟"

"تو کیا ساری انسانیت محلہ داری تو نے ہی گھول کر پی رکھی ہے، باقی سارے محلے کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے کیا، باپ بیٹے اچھا بھلا کماتے ہیں، سو نوکر رکھ لیں، اس بڑھیا کے سارے دکھ تجھے ہی نظر آتے ہیں؟ یہ دنیا کی خاطر خدمتیں تیرا خون پی جائیں گی، کسی کا مسالا پیسنے کو پکڑ لے گی، کسی کو روٹیاں تھوپ تھوپ کر دیتی ہے۔"

"امی خدا کے واسطے، قبر کا حال تو بس مردہ جانتا ہے، وہ نوکر رکھ سکتے تو کیوں نہ رکھ لیتے، گھر کی چھت اپنی نہیں، ہزاروں تو کرایہ میں نکلتا ہے، ان تین افراد کے جوڑے ہیں اور پھر مجھے کون سے ہاتھ سے دھونے ہیں، کل جہاں اپنے دھلیں گے دو چار جوڑے اور سہی، شام میں اپنے گھر کی کل چھ روٹیاں ہوتی ہیں، تین مسرت خالہ کی پک جاتی ہیں، میں گھر میں ٹکتی کتنے گھنٹے ہوں، جو دنیا کے کام کرتی رہوں۔"

"ارے چل چل نام نہ لے میرے سامنے اس بد بخت مسرت کا، فتنی ہے پوری فتنی، اپنی گز بھر کی زبان سے، کلیجے پر آرے چلاتی ہے، تو کون منہ لگائے، اس کے بیٹا، بہو اسے نہیں پوچھتے، تو اس کے چولہا چوکی کا ٹھیکہ ہم نے اٹھا رکھا ہے کیا؟"

"اف خدایا، امی آپ کو کتنی بار سمجھاؤں وہ ہمارے برابر میں رہتی ہیں اور پڑوس کا بڑا حق ہوتا ہے۔"

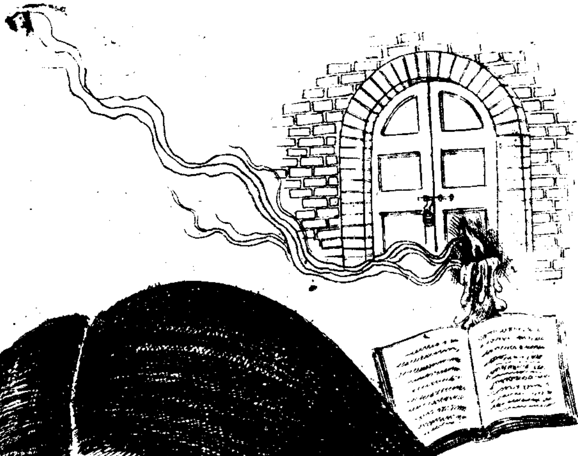
"صبا، اپنے آپ پر رحم کر، کیوں اپنی جان پر ظلم کرتی ہے، ہفتہ میں ایک اتوار ملتا ہے تجھے، نوکری کرنے والیاں، آدھا دن سو کر گزارتی ہیں اور تو گھر کے دھندے بھگتانے میں پھرکی کی طرح ناچتی پھرتی ہے، سارے اتوار کا بیڑہ غرق کر دیتی ہے۔"

"ارے امی میں کون سے دفتر میں پہاڑ توڑ کے آتی ہوں، کبھی جا کے دیکھیں میرا کیبن، اے سی، ایل ای ڈی لگا ہے، اک فون اک انٹرکام، اک قلم ہے تو چلانا ہوتا ہے، پک اینڈ ڈراپ سروس سے راستوں کی تھکن، پتا بھی نہیں چلتی۔"

"اری چل چل، نوکری، نوکری ہوتی ہے، نوکری میں عیش ہوتے تو اسے نوکری کون کہتا، تیرے دماغ میں تو بھوسا بھرا ہے، تجھے سمجھانا اور پتھر سے سر پھوڑنا برابر ہے، یہی کیا کم ہے کہ تو دن بھر دفتر میں جان مار کے، پھر گھر آ کر ہزار دھندے بھگتاتی ہے، اس پر یہ دنیا کے کھڑاک تجھے اپنے کام کم ہیں، یا سارے زمانے کا ٹھیکہ اک تو نے ہی اٹھا رکھا ہے، ہزار بار کہا کہ اک نوکرانی ہی رکھ لے، اک نہ دو پچیس ہزار کماتی

خوشبو کا موسم

سویرا فلک



''ربیعہ تم ابھی تک تیار نہیں ہوئیں۔''
نزہت تیار ہو کر آئیں تو ربیعہ کو ہنوز صوفے میں دھنسے، ری ٹیلی کاسٹ ہونے والا ڈرامہ دیکھنے میں مگن دیکھ کر سخت کوفت بھی جتلا ہو گئیں مگر ربیعہ کی بے پرواہی میں کوئی فرق نہیں آیا۔
''امی پلیز آپ کو معلوم تو ہے مجھے نہیں شوق شاپنگ کا اور میرے پاس کپڑے ہیں تو، میں تو کہوں گی آپ میرے لئے زیادہ کچھ لے بھی نہیں، فضول میں الماری بھری جا رہی ہے، کتنے ہی کپڑے نئے کے نئے رکھے ہیں۔''
''مگر ربیعہ مجھے صرف کپڑے ہی نہیں، گروسری کی اشیاء بھی لینی تھیں، تمہیں معلوم ہے میں رمضان سے متعلق ہر اس شے کی تیاری شروع کر دیتی ہوں جو خراب ہونے والی نہیں، بچت بازار میں عید کی تیاری کے لحاظ سے چادریں تو لیے اور گھر کے دیگر استعمال کی کتنی ہی اشیاء مناسب داموں پر مل جاتی ہیں، تم ہوتیں تو سہارا ہو جاتا۔'' نزہت بیگم کا موڈ بری طرح خراب تھا، جسے دیکھ کر ربیعہ طوعاً و کرہاً اٹھ کھڑی ہوئی۔
''اچھا چلیں، میں تیار ہو کر آتی ہوں۔''
''رہنے دو، ابھی تم جس رفتار سے تیار ہو گی مزید آدھا گھنٹہ لگے گا، بچت بازار مغرب سے پہلے بند ہونے لگتے ہیں، میں نکل رہی ہوں اور خدا کے لئے اس سستی اور بیزاری سے نجات حاصل کرو۔'' وہ پرس اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گئیں اور ربیعہ انگلیاں چٹخاتی ہوئی اپنی سابقہ پوزیشن پر واپس چلی گئی، ادھر نزہت سارے راستے ربیعہ کے بارے میں سوچتی رہیں۔

☆☆☆

نزہت بیگم کافی طریقے قرینے سے چلنے والی عورت تھیں، ان کا ہر کام ایک پلاننگ کے تحت ہوتا تھا، ربیعہ اور عامر ان کے دو ہی بچے تھے، شوہر بینک میں منیجر تھے، عامر انٹرن شپ کے لئے خود بھی بینک میں ہی تھا آج کل، جبکہ ربیعہ ماسٹرز کر کے گھر بیٹھی تھی، نزہت کی پلاننگ تو یہی تھی کہ ماسٹرز کرتے ہی ربیعہ کی شادی کر دی جائے مگر ماسٹرز کے تین سال بعد بھی وہ اس کوشش میں ناکام رہئیں اور یہاں یہ تسلیم کرنے پر مجبور بھی ہو گئیں کہ سب سے بڑا پلانر اللہ ہے، گو کہ انہوں نے اپنی طرف سے کوششیں ابھی تک اسی رفتار پر جاری رکھی ہوئی تھیں مگر ہمیشہ کی طرح ربیعہ کا گہرا سانولا رنگ اور دبہ دبہ نقشہ ان کی ناکامی کا سبب بن جاتا تھا، ربیعہ اپنی کمی سے خوب واقف تھی کم گو تو وہ شروع سے ہی تھے مگر اب اس صورتحال نے اسے آدم بیزار کر دیا تھا، نزہت سب سمجھتی تھیں اور اسے بھی سمجھاتی تھیں کہ کسی بھی کمزوری، خامی یا کمی کو اس حد تک خود پر سوار نہیں کر لینا چاہیے کہ آپ دنیا تیاگ دیں مگر کسی کے دماغ کو کنٹرول کرنا اور اپنی مرضی کے مطابق چلانا کب آسان ہوتا ہے، البتہ دعا مانگنا آسان ہوتا ہے اور یہی نزہت کر رہی تھیں۔

☆☆☆

''ربیعہ...... ربیعہ کہاں ہو تم؟'' نزہت بچت بازار سے واپس آ چکی تھیں اور گھر میں داخل ہوتے ہی انہوں نے ربیعہ کی آوازیں لگانا شروع کر دیں۔
''کیا ہوا امی، خیریت ہے؟'' ربیعہ حیرانگی سے نزہت بیگم کو دیکھا، گو کہ ربیعہ کو اب تک اسی ملگجے حلیے میں دیکھ کر ان کا موڈ پھر خراب ہونے لگا تھا مگر پھر یک لخت ان کا دماغ واپس اس طرف مڑ گیا جس کی وجہ سے وہ اس قدر پر جوش تھیں۔
''تمہیں پتہ ہے آج مجھے بازار میں کون ملا؟''

حاصل مطالعہ

تحریم محمود

القرآن

☆ ''اور تم لوگ نہ تو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناروا طریقے سے کھاؤ اور نہ حاکموں کے آگے اس غرض کے لئے پیش کرو کہ تمہیں دوسرے کے مال کا کوئی حصہ قصداً ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے۔'' (سورۃ البقرہ)

☆ ''یہ مال اور اولاد محض دنیوی زندگی کی ایک ہنگامی آرائش ہے اصل میں تو باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی تیرے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے بہترین اور انہی سے اچھی امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں۔'' (سورۃ الکہف)

☆ ''(اللہ کی ہدایت ہے کہ) یہ دین اسلام ہی میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے لہٰذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے جدا کر دیں گے، یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے رب نے تمہیں کی ہے تاکہ تم متقی (اور پرہیز گار) بن جاؤ۔'' (سورۃ الانعام)

☆ ''رہے وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا ہے تو انہیں ہم بتدریج ایسے طریقے سے تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی، میں ان کی ڈھیل دے رہا ہوں، میری چال کا کوئی توڑ نہیں ہے۔'' علینہ طارق لاہور

حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''تم میں سے کسی کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ یہاں تک کہ یہی سوال وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بھی دل میں ڈال دیتا ہے کہ جب ہر چیز کا کوئی نہ کوئی پیدا کرنے والا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا پیدا کرنے والا کون ہے؟

پس سوالات کا سلسلہ جب یہاں تک پہنچے تو چاہیے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اور رک جائے۔'' (بخاری و مسلم)

نعمانہ حسن، فیصل آباد

قرآن خوانی کی فضیلت

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی کہ حق سبحانہ وتقدس کا یہ فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآن پاک کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں اور اللہ شانہ کے کاموں کو سب کاموں پر ایسی فضیلت ہے جیسی کہ خود حق تعالیٰ شانہ کو تمام مخلوق پر۔ (ترمذی، دارمی، بیہقی)

قرآن خواں کا مرتبہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (قیامت کے دن) صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن شریف پڑھتا جا اور بہشت کے

میری ڈائری سے

صائمہ محمود

محمد سعید نوئی: کی ڈائری سے خوبصورت نظم
تخلیق اینچ پر ایک سورج
کوئی راز مجھ پر بھی منکشف ہو میرے خدا
میری ہست کیا
میری بود کیا
میری حیثیت ترے سامنے
میرا زعم نام ونمود کیا
میرے دل میں تو جو نہیں بسا
میری ذات کا
یہ وجود کیا
اے میرے خدا کوئی روشنی
میری زندگی میں جمود کیا
کوئی راز مجھ پہ بھی منعکش ہو میرے خدا

راشد ترین: کی ڈائری سے ایک نظم
جدائی کیوں بھٹکتی ہے
سنو!
ماضی کے لمحوں سے یہی کہنا
جو دل کے ریگزاروں میں سفر محدود رکھتے تھے
کہیں گرد مسافت میں، کہیں صحرا کی بستی میں
کہیں تشنہ سمندر میں، کہیں دریا کی لہروں میں
کہیں پر آبشاروں میں، کہیں پر خواب زاروں میں
کہیں تاروں کے جھرمٹ میں، کہیں خوابوں خیالوں کی نئی خواہش سلگتی تھی
کہیں خوشبو کے جھرنوں میں، کہیں پھولوں بہاروں میں
کہیں ندی کنارے پر، کہیں پیپل کی چھاؤں
میں، کہیں گاؤں کے کوچے میں
کہیں شام وسحر دونوں سریلے گیت گاتے تھے
جہاں اپنی نگاہوں میں کبھی مہتاب رکھتے تھے
ادھورے خواب رکھتے تھے
وہ لمحے قید میں اب تک مری چشم عنایت میں
جہاں کچھ دوریاں بھی تھیں
وہاں مجبوریاں بھی تھیں جہاں کچھ فاصلے بھی تھے
جہاں منزل نہ ملتی تھی، وہاں جانا ضروری تھا؟
کبھی تم نے یہ سوچا تھا جہاں سورج نکلتا ہے
جہاں سورج کے آنگن میں دلوں کی برف بستی بھی
بصد حیرت پگھلتی ہو وہاں پھر سوچنا کیسا؟
کبھی سود وزیاں میں ہے
مرا مطلب نہیں سمجھے؟
تمہیں اتنا ہی کہنا تھا!
محبت اک سمندر ہے کبھی گہرائیاں اسی کی نہیں معلوم ہو سکیں، چلو مانا!
کہ تم نے بھی سفر جاری تو رکھا ہے
مگر عمروں کے ڈھلتے ہی سہارے چھوٹ جاتے ہیں
سمندر ڈوب جائے تو کنارے چھوٹ جاتے ہیں

جنید شہزاد: کی ڈائری سے ایک خوبصورت نظم
احساس
اک رات مجھے احساس ہوا
بے ربط فسانوں کا ردھم
حالات پہ لمحوں کا مرہم
بے چین محبت کا سنگم
حسرت کی سہانی دنیا میں

حنا کا دسترخوان

افراح طارق

رانا محمد بہزاد ناصر ---- عارف والا

س: عین غین بھائی کیا آپ نے چھٹیوں کا کام مکمل کر لیا ہے؟ اگر نہیں تو عارف والا آ جائیں میں آپ کی مدد کر دوں گا؟

ج: اپنا کام تو دوسروں سے کرواتے ہو اور میری مدد کرنا چاہتے ہو حیرت ہے۔

س: عین غین بھائی ایمانداری سے بتایئے دن میں کتنی نمازیں باجماعت پڑھتے ہیں؟

ج: تم نے کیا صلوۃ کمیٹی جوائن کر لی ہے۔

س: عین غین بھائی سنا ہے کہ آپ کی منگیتر نے آپ کی تصویر دیکھ کر منگنی کی انگوٹھی واپس کر دی ہے؟

ج: انگوٹھی دیکھ کر واپس کی تھی ٹھیک کروانے کے لئے اور وہ انگوٹھی ٹھیک کروانے کے لئے ایسے غائب ہوئے کہ جیسے تمہارے سر سے سینگ۔

س: کریم لگانے کے ساتھ ساتھ گرلز کالج کے سامنے دھوپ میں کھڑے ہونے سے گریز کریں کیونکہ دوائی کے ساتھ پرہیز ضروری ہے ورنہ......؟

ج: لگتا ہے کہ تجربہ بول رہا ہے۔

فریدہ خانم ---- لاہور

س: حال کیسا ہے جناب کا؟

ج: کیا خیال ہے آپ کا۔

س: آخر بھینس کے آگے ہی بین کیوں بجائی جاتی ہے آپ کے آگے کیوں نہیں؟

ج: اس لئے کہ میں آپ جیسا رسپانس نہیں دے سکتا۔

س: اول فول کب بکا جاتا ہے؟

ج: جب انسان اپنے آپ سے باہر ہو۔

س: گھگھی کیوں بندھ گئی؟

ج: تمہیں دیکھ کر۔

س: کوئی اچھی سی دعا؟

ج: خوش رہو۔

محمد سعید زئی ---- عارف والا

س: وہ چپکے سے پیچھے کھڑی ہو کر میری آنکھوں پر نرمی سے بڑے پیار سے ہاتھ رکھ کر بولی؟

ج: اٹھو جا کر برتن دھوؤ۔

س: ذرا جلدی سے یہ بتائیں کہ زندگی کا سب سے حسین سانحہ کیا ہے؟

ج: محبت۔

س: ہمیں دیکھتے ہی ان کا رنگ زردے کی طرح پیلا کیوں ہو جاتا ہے؟

ج: سمجھ جاتے ہیں کہ اب دو تین گھنٹے آپ کی سننی پڑے گی۔

س: ان سے مل کر ہم کچھ بدل سے گئے ہیں بھلا کن سے؟

ج: جو آپ سے برتن دھلواتے ہیں۔

س: درد میٹھا ہو تو رک رک کے کسک ہوتی ہے؟

ج: مٹھاس زیادہ ہو جاتی ہے نا اس لئے۔

آصفہ انبساط نائیک ---- حافظ آباد سٹی

س: وہ کہتے ہیں، ''موقع محل دیکھ کر بات کیا کرو'' آخر وہ محل کہاں ہے جہاں موقع دیکھ کر بات کی جاتی ہے؟



رانا محمد بہزاد ناصر ---- عارف والا
دنیا کو تو حالات سے امید بڑی تھی
پر چاہنے والوں کو جدائی کی پڑی تھی
یوں دیکھنا اس کو کہ کوئی اور نہ دیکھے
انعام تو اچھا تھا مگر شرط کڑی تھی

....

تمہاری آنکھ سے دل تک سفر کرنا ہے بس ہم کو
یہ کتنی خوبصورت منزلوں کا راستہ ہو گا
اگر تم روٹھ جاؤ تو ہماری جان نکل جائے
مگر یہ خود ہی سوچو تم میں کتنا حوصلہ ہو گا؟

....

محبت آدمی بھی ہے خدا بھی
محبت ہی مکان و لامکاں ہے
اسی رشتے کو کہتے ہیں محبت
جو تیرے اور میرے درمیاں ہے

آمنہ کاظمی ---- حافظ آباد
ان کی اداؤں کا کیا ذکر کریں کسی سے
لمحوں میں تو وہ اپنی عادت بدل جاتے ہیں
محفل میں ہو ذکر جب بھی تیرا
دیکھنا کس انداز سے وہ بات بدل جاتے ہیں

....

کبھی ہنسی کو ہونٹوں سے جدا بھی کرو
اور یہ سوچ کے جیو کہ کبھی سارا نہیں ملتا
کچھ لوگ عمر بھر گھاٹے کا سودا کرتے ہیں
کچھ ہیں جنہیں ڈھونڈنے سے بھی خسارا نہیں ملتا

....

تعلق توڑے کو اسے اک عرصہ ہوا انبساط
پھر بھی وہ جہاں گیا پہچانا میرے نام سے گیا

آصفہ انبساط نائیک ---- حافظ آباد
ہائے آداب محبت کے تقاضے ساغر
لب ہلے اور شکایات نے دم توڑ دیا

....

آؤ اک سجدہ کریں عالم مدہوشی میں
لوگ کہتے ہیں ساغر کو خدا یاد نہیں

....

پتہ ہے تو کچھ یا صدیوں کی مسافتوں میں
اسی لئے ہر وقت تیری تلاش رکھتے ہیں

حنا ناز ---- پنڈ دادنخان
جو دل میں اتر جائے سچی بات کی طرح
مجھے تلاش اسے ہم سفر کی ہے

....

تقدیر کے مضمون پر کیا سوچ رہے ہو
تم نے کبھی پتلی کا تماشا نہیں دیکھا

....

اپنے حالات سے میں صلح تو کر لوں لیکن
مجھ میں روپوش جو اک لڑکی ہے مر جائے گی

حنا محمد حنیف ---- لیاری کراچی
اے میرے کچھ نہ سوچنے والے
اپنے بارے میں کچھ تو سوچا کر
کون بانٹے گا دکھ تیرے محسن
دوستوں سے بھی چھپ کے رویا کر

....

سب سے الگ سب سے جدا
صرف ہے میرا خدا



مجھے معلوم نہ تھا

عشق کا ناس کرو گی مجھے معلوم نہ تھا
میرے پلے ہی پڑو گی مجھے معلوم نہ تھا
ایک مہینے میں کماتا ہوں جو تنخواہ اسے
خرچ ہفتے میں کرو گی مجھے معلوم نہ تھا
میں نے کھائی تھی قسم کھاؤں گا بس رزق حلال
تم احمق ہی کہو گی مجھے معلوم نہ تھا
زندگی میں ہی مجھے دیکھنا ہو گا یہ دن
مجھ کو مرحوم بکو گی مجھے معلوم نہ تھا
عید کے دن بھی وہی جنگ کا نقشہ ہو گا
عید کے دن بھی لڑو گی مجھے معلوم نہ تھا
سخت جانی میں بھی نکلو گی مثالی یعنی
مار کر مجھ کو مرو گی مجھے معلوم نہ تھا
پتا ہوتا تو نہ کرتا کبھی کوئی نیکی
تم بھی جنت میں ملو گی مجھے معلوم نہ تھا

رانا بہزاد ناصر، عارف والا

قیدی

ایک قیدی بیمار پڑھا تو اس کی مزاج پرسی کے لیے جیلر آیا، پوچھا۔

''سناؤ بھئی کیسے ہو؟''

قیدی نے تکلیف سے کراہتے ہوئے کہا۔

''جی پہلے ٹانگ میں درد تھا ڈاکٹر نے وہ کاٹ کر پھینک دی بازو میں درد تیز ہوا تو اسے بھی کاٹ ڈالا، اب کان میں شدید درد ہے لازماً اسے بھی کاٹ کر باہر پھینک دیا جائے گا۔''

''اچھا تو یہ بات ہے تم اس طرح آہستہ آہستہ جیل سے فرار ہونا چاہتے ہو۔''

آمنہ کاظمی، حافظ آباد

گدگدیاں

بچہ۔ ''ڈیڈی آپ نے جو گلاب کی قلم لگائی ہے اسے ایک ہفتہ ہو گیا ہے لیکن اب تک اس کی جڑیں نہیں نکلیں۔''

ڈیڈی۔ ''تمہیں کیسے پتہ چلا؟''

بچہ۔ ''میں اسے روزانہ اکھاڑ کر جو دیکھتا ہوں۔''

....

شوہر بیوی سے۔ ''بیگم ذرا بتانا تو کہ لندن میں ہم کس ہوٹل میں ٹھہرے تھے؟''

بیوی۔ ''ذرا ٹھہریے میں ہوٹل کے چمچے دیکھ کر بتاتی ہوں۔''

....

ریل کے ڈبے میں دو مسافر ایک ہی سیٹ پر بیٹھے ہوئے سفر کر رہے تھے، ٹرین چلی تو کچھ دیر بعد ایک مسافر نے کہا۔

''ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے۔'' اور یہ کہہ کر کھڑکی بند کر دی۔

تھوڑی دیر بعد پہلے مسافر نے ''دم گھٹ رہا ہے'' کہہ کر کھڑکی کھول دی۔

کچھ دیر بعد دوسرے مسافر نے ''سردی لگ رہی ہے'' کہہ کر کھڑکی بند کر دی، کچھ دیر بعد دوسرے نے ''بہت گرمی ہے'' کہہ کر پھر کھڑکی کھول دی، دونوں بار بار یہی کرتے رہے اور

حنا کا دستر خوان

افراح طارق

آلو اور دال کے سندھی پراٹھے

اشیاء

مونگ کی دال	آدھا کپ
آلو	دو عدد
آٹا	دو کپ
ہرا دھنیا	چند پتے
ہری مرچ (کتری ہوئی)	دو چائے کے چمچے
لیموں کا رس	حسب ضرورت
نمک	حسب ذائقہ
سیاہ مرچ پاؤڈر	آدھا چائے کا چمچہ
چائنیز نمک	آدھا چائے کا چمچہ
تیل	حسب ضرورت

ترکیب

آٹے میں تھوڑا نمک ڈال کر گوندھ لیں، آلو کو ابال کر چھیل کر میش کر لیں، دال کو ابال کر آلو کے ساتھ مکس کریں، ہرا دھنیا، ہری مرچ، لیموں کا رس، سیاہ مرچ پاؤڈر، چائنیز نمک اور نمک بھی ملا دیں، جب اچھی طرح مکس ہو جائیں تو آٹے کے چھوٹے چھوٹے پیڑے بنا کر ایک پیڑے کے اوپر آلو اور دال کا مکسچر رکھیں دوسرے پیڑے کو اس کے اوپر رکھیں اس کے بعد کنارے دبا کر روٹی کی طرح بیل لیں، توے پر تیل ڈال کر پراٹھے کی طرح سینک لیں، اتار کر چٹنی اور رائتہ کے ساتھ سرو کریں

سیخ کباب پراٹھا

اشیاء

گوشت (دھو کر خشک کر لیں)	ایک کلو
کھانے کا سوڈا	چوتھائی چائے کا چمچہ
کچری پاؤڈر	آدھا چائے کا چمچہ
گرم مسالا پاؤڈر	ایک چائے کا چمچہ
سیاہ مرچ پاؤڈر	آدھا چائے کا چمچہ
لال مرچ پاؤڈر	ایک چائے کا چمچہ
نمک	حسب ذائقہ
پیاز	چار عدد
ہرا دھنیا	آدھا کپ
لہسن پیسٹ	دو کھانے کے چمچے
ادرک پیسٹ	ایک کھانے کا چمچہ
تیل	حسب ضرورت

ترکیب

گوشت کے کیوبز کاٹ کر اس میں کھانے کو سوڈا، کچری پاؤڈر، گرم مسالا پاؤڈر، سیاہ مرچ پاؤڈر، لال مرچ پاؤڈر، نمک، پیاز، ہرا دھنیا، لہسن پیسٹ، ادرک پیسٹ ڈال کر تھوڑی دیر رکھ دیں، اس کے بعد چوپر مشین میں ڈال کر قیمہ بنا لیں، انگیٹھی میں کوئلے دہکائیں، قیمے کو سیخوں میں پرو کر کوئلوں پر سینک لیں، سینکتے ہوئے کباب پر تیل کا پچارا لگاتی جائیں۔

قیمے کے پراٹھے

اشیاء

میدہ	دو کپ
قیمہ (ابلا ہوا)	دہ کپ
پیاز	ایک عدد
لہسن کے جوے	دو سے تین عدد

کس قیامت کے یہ نامے

فوزیہ شفیق

السلام علیکم!

جولائی کے شمارے کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہیں، آپ سب کی صحت و سلامتی کی دعاؤں کے ساتھ۔

کسی بھی کام کی کامیابی میں صلاحیت، محنت، یقین، اعتماد اور مہارت کے ساتھ ساتھ مثبت سوچ اور تعمیری جذبہ بھی بے حد کارفرما ہوتا ہے، اچھی سوچ، اچھے عمل کی بنیاد ہے، درست راستوں کا تعین اور ان پر پورے اعتماد اور یقین کے ساتھ حقیقی کامیابی کی طرف ہماری راہنمائی کرتا ہے، کامیابی کے لئے ایک اور بات جو بے حد اہمیت رکھتی ہے، وہ ہے ہمارے آس پاس رہنے والے ہمیں محبتوں سے نوازنے والوں کی طرف سے حوصلہ افزائی اور تعریف و تحسین جو کہ ہمارے لئے مزید کامیابیوں کی طرف بڑھنے کے لئے معاون ثابت ہوتی ہے۔

حنا آج مقبولیت اور پسندیدگی کی جس شاہراہ پر گامزن ہے، اس میں ہماری شب و روز کی محنت کے ساتھ ساتھ آپ سب کی حوصلہ افزائی کا بھی بڑا حصہ ہے، بہنیں جب کہتی ہیں کہ ''حنا کی تحریروں سے ہمیں قدم قدم پر راہنمائی ملی تو یہ بات ہمارے لئے باعث فخر ہوتی ہے۔

حنا کی تحریروں کو بنانے اور سنوارتے وقت قارئین کو ہم اپنے ساتھ پاتے ہیں، آپ ہمیں اپنے قیمتی مشوروں کے ساتھ ساتھ اپنی رائے سے ضرور نوازا کریں، آپ کی تعریف و تنقید دونوں ہمارے لئے بے حد اہم ہے، آپ دوستوں کی رائے روشنی میں ہم حنا کو سنوارتے ہیں ہم حنا کو مزید کیسے آپ کے لئے دلچسپ بنا سکتے ہیں اس کے لئے ہم آپ کے قیمتی مشوروں کے منتظر رہیں گے۔

خوش رہیں اور ان کو بھی خوش رکھیں جو آپ کو خوش دیکھنا چاہتے ہیں۔

اپنی دعاؤں میں یاد رکھیئے گا اور اپنا بہت سا خیال رکھیئے گا اس عہد کے ساتھ کہ، درود پاک، استغفار اور کلمہ طیبہ کا ورد ہم نے اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنانا ہے اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

آیئے آپ کے خطوط کی محفل میں چلتے ہیں، یہ پہلا خط ہمیں آنسہ فاطمہ کا اوکاڑہ سے موصول ہوا ہے وہ لکھتی ہیں۔

جون کا شمارہ عید نمبر عید کے بعد موصول ہوا، عید کی نسبت سے ٹائٹل بے حد پسند آیا۔

آگے بڑھے اور سردار طاہر محمود صاحب کا عید کے حوالے سے کالم بے حد پسند آیا۔

حمد و نعت اور پیارے نبی ﷺ کی پیاری باتوں سے قلب و روح کو سکون ملا، ارے یہ کیا آپی اس مرتبہ عید سروے کیوں نہیں ہے، مجھے تو سارا سال انتظار رہتا ہے عید نمبر کا اس میں مصنفین اور قارئین سے آپ کے مزے کے سوال اور ان کے دلچسپ جواب پڑھنے کو ملیں گے، سلسلے وار ناول ''دل گزیدہ'' پچھلے تین ماہ سے ماضی کی بھول بھلیوں میں ہی گھوم پھر رہا ہے، پلیز مریم جی اس کو جلد حال میں لائیں، سدرۃ

